کوئی بھی جنس نہ تھی۔ پھر پیری مریدی کی مروّجہ شکلیں، ولایت کو کاروبار بنا بیٹھی ہیں۔

گدیاں موروثی بن کر رہ گئی ہیں اور گدی نشینی پر لڑائیاں اور مقدمے بازیاں ہوتی ہیں یعنی نیا ولی مقدمہ جیت کر تختِ ولایت پر جلوہ افروز ہوتا ہے اور یہ پورا سسٹم، سادہ دل مسلمانوں کا استحصال کرتا ہے حالانکہ کون جانتا ہے کہ وہ پیر جو مرید کو اخروی بخشش کی ضمانت دیتا ہے، میدان حشر کے اندر معرضِ حساب کے کس مقام پر کھڑا ہوگا۔ ہمیں میاں محمد بخشؒ کے مذہبی اعتقادات سے اختلاف ہے اگر یہ نہ ہوتا تو دنیا سے ان کے بے رغبتی اور مالِ دنیا سے ان کی لاتعلقی پر نظر کرتے ہوئے ہم انہیں فقیر کہہ دیتے۔ پیر، صرف پیر ہوتا ہے۔ جو پکڑا جاتا ہے، وہ جعلی قرار پاتا ہے باقی سب اصلی کہلاتے ہیں۔

خداوندا! یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

کشمیر میں بھارتی ستم رانیاں

امن کی آشا والے اور والیاں اللہ جانے کہاں سو گئے ہیں۔ ان کی آشا کشمیریوں کے خون میں نہا گئی ہے اور وہ گانے والوں اور والیوں کی مدھر سروں میں اپنی آشا کی آہ و بکا بھی نہیں سنتے۔ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کے نام پر مقبوضہ کشمیر کے اندر اور باہر سینکڑوں تنظیموں کے لاکھوں عہدہ داروں نے، کروڑوں کے فنڈز ہڑپ کیے اور جہادِ کشمیر کے مقدس نام پر عالمِ عرب سے لے کر امریکہ برطانیہ تک، لوگوں کو لوٹا اور مال ہڑپ کیا۔ مگر آزاد کشمیر، جو اصولی طور پر جہادِ کشمیر کا بیس کیمپ (Base Camp) تھا، وہاں آزادی کشمیر کا کوئی نام لیوا نہیں۔ آزاد کشمیر کی ہر گورنمنٹ، اپنے سیاسی اقتدار کیلئے برسرِ اقتدار آتی اور جاتی رہی۔ کسی بھی گورنمنٹ کے منشور میں مقبوضہ کشمیر کی آزادی یا استصوابِ رائے یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا کوئی مذکور نہیں ہوتا۔

مشرف کے نام نہاد جامع مذاکرات بھی اپنی موت آپ مر گئے۔ بھارت سے تجارت کھل گئی۔ اسے واہگہ کے راستے افغانستان تک زمینی رسائی مل گئی۔ مظفر آباد اور سری نگر کے درمیان بس چل پڑی۔ دوستی بس اپنا سفر جاری رکھے ہے۔ یاتری آ جا رہے ہیں۔ ثقافتی طائفے اور فلمی دنیا کے کارندے واہگہ کے آر پار آ جا رہے ہیں۔ مگر بھارتی نیتاؤں کے دل و دماغ میں اعتماد سازی کا وہ نقشہ ہنوز نامکمل ہے جو مسئلہ کشمیر سر کریک کے حل سے پہلے ضروری ہے اور یہ نقشہ کبھی مکمل ہونے والا بھی نہیں۔ اگر بھارتی دماغوں میں واقعی کشمیر اور سر کریک کے

مسائل حل کرنے کا کوئی خیال ہوتا تو وہ کشمیر کے ہمارے دریاؤں پر اتنے بجلی گھر نہ بناتا اور اگر واقعی ہماری عقلیں ماری نہ گئی ہوتیں تو ہم سمجھ جاتے کہ بھارت یہ بجلی گھر اس لئے نہیں بنا رہا کہ وہ ایک دن ان کے سمیت کشمیر ہمارے حوالے کر دے گا۔

اس کی فوج کشمیریوں کی پرامن جدوجہد آزادی کو دبانے کیلئے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ نہ کرتی اور ہر روز دو چار کشمیری نوجوانوں کو خون میں نہ نہلاتی۔ اقوام متحدہ اور اس کی سلامتی کونسل امریکہ کی لونڈی باندی ہے۔ کشمیر کی آزادی کا اب یہی ایک راستہ ہے کہ آزاد کشمیر اور کشمیری مہاجرین جو پاکستان میں جائیدادیں حاصل کر کے خوابِ غفلت میں پڑے ہیں، وہ اٹھیں اور آزاد کشمیر کو اپنا بیس کیمپ بنا کر مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرائیں۔ لیکن لیئین ملک پاکستان کو اپنی سسرال بنا کر چکوال کی مشال کے ہو رہے ہیں تو یہ جنگِ آزادی کون لڑے گا۔ یہاں کے مدعیان جہاد، مسجدیں بنا کر چندے کھا رہے ہیں اور قربانی کی کھالوں پر لڑ رہے ہیں۔ جہاد کی تانیں، درس نظامی پر آکر ٹوٹ گئیں اور باقی صرف داستانیں ہیں، جتنی چاہے کوئی بنا لے۔ پاکستان کی سیاسی و اخلاقی و روحانی مدد کے بدلے بلوچستان میں لئے جا رہے ہیں۔

کشمیر میں پچھلے دس سال میں اتنے کشمیری نہیں شہید ہوئے اور نہ بھارتی فوج نے اتنا نقصان اٹھایا ہے جتنے پاکستانی مسلمان بلوچستان، فاٹا کے۔ پی۔ کے میں شہید ہوئے۔ بھارتی فوجی اہلکار کشمیر میں ایک درجن بھی نہیں مرے ہوں گے جبکہ ہمارے شہدائے فوج کی تعداد 6 ہزار سے کچھ اُوپر ہے یہ اسی اخلاقی وسیاسی مدد کی سزا ہے جو بھارت گزشتہ دس سال سے دہشت گردی کے ذریعے ہمیں دے رہا ہے مگر ہمارے ہاں ابھی آشنا کی تلاش زور شور سے جاری ہے۔ اقبال کے ہم نوا ہو کر پوچھتے ہیں۔ کیا وہ بے درد پھول ہیں جو بلبل کے نالے سنیں اور پھر بھی خاموش رہیں؟ و ما علینا الا البلاغ.

رئیس الجامعہ اور سیٹھی محمد ارشد کو صدمہ

مورخہ 20 فروری بروز جمعرات رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر کے ہم زلف اور سیٹھی محمد ارشد کے بہنوئی شیخ محمد رمضان لالہ موسیٰ میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم نے طویل لمبی بیماری میں انتہائی صبر وشکر کے ساتھ وقت گزارا۔ مرحوم کی نماز جنازہ رئیس الجامعہ نے لالہ موسیٰ میں پڑھائی جس میں ان کے اعزہ واقرباء کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔